"کیا مسیحیوں کو ڈاکٹروں کے پاس جانا چاہیے؟"

جواب: کچھ مسیحیوں کا یہ ماننا ہے کہ طبّی علاج کروانا خدا پر ایمان کی کمی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ورڈ-فیتھ تحریک (Word-Faith Movement) میں ڈاکٹر سے رجوع کرنے کو اکثر ایمان کے فقدان کے طور پر خیال کیا جاتا ہے جو اصل میں خدا کی طرف سے آپ کی شفا کو روکنے کا باعث ہے۔ کرسچن سائنس جیسے گروہوں میں کسی طبیب یا معالج سے طبّی مدد لینے کو اُس روحانی قوت کے استعمال میں ایک رکاوٹ سمجھا جاتا ہے جو خود کو شفایاب کرنے کے لیے ہمیں خداوند کی طرف سے ملی ہے۔ اِن نقطۂ نظر میں منطق کی شدید کمی ہے۔ اگر آپ کی کار خراب ہو جاتی ہے تو کیا آپ اُسے ایک میکینک کے پاس لے کر جاتے ہیں یا خدا کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ معجزہ کرے تاکہ آپ کی کار ٹھیک ہو جائے؟ اگر آپ کے گھر میں پانی کا کوئی پائپ پھٹ جاتا ہے تو کیا آپ خدا کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ پانی کے بہاؤ کو بند کر دے یا پھر آپ پلمبر کو بلاتے ہیں؟ خدا جس طرح ہمارے بدنوں کو شفا دینے کی قدرت رکھتا ہے اُسی طرح وہ کار کو درست کرنے یا پائپ کو ٹھیک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ خدا شفا دینے کے معجزات کر سکتا ہے اور کرتا بھی ہے مگر اِس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ ہمیں اُن لوگوں کی مدد لینے کی بجائے جو ہماری مدد کرنے کا علم و ہنر رکھتے ہیں ہمیشہ خدا کے معجزات کی توقع کرنی چاہیے۔

بائبل میں قریباً بارہ بار طبیبوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ صرف ایک آیت ایسی ہے جس کو اگر ہم سیاق وسباق سے ہٹ کر دیکھیں تو یوں لگے گا کہ آیا یہ آیت تعلیم دیتی ہے کہ ہمیں طبیبوں کے پاس نہیں جانا چاہیے، وہ آیت 2 تواریخ 16 باب 12 آیت ہے۔ "آسا کی سلطنت کے اُنتالیسویں برس اُس کے پاؤں میں ایک روگ لگا اور وہ روگ بہت بڑھ گیا تو بھی اپنی بیماری میں وہ خداوند کا طالب نہیں بلکہ طبیبوں کا خواہاں ہوا"۔ مسئلہ یہ نہیں تھا کہ اُس نے طبیبوں سے رجوع کیا بلکہ مسئلہ یہ تھا کہ "وہ خداوند کا طالب نہیں ہوا تھا"۔ لہذا جب ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو ہمارا اصل ایمان ڈاکٹر کی بجائے صرف خداوند پر ہی ہونا چاہیے۔

بائبل میں بہت سی آیات ہیں جو "طبّی علاج" جیسا کہ مرہم پٹی کرنے (یسعیاہ 1 باب 6 آیت)، تیل (یعقوب 5 باب 14 آیت)، تیل اور مَے (لوقا 10 باب 34 آیت)، پتّوں (حزقی ایل 47 باب 12 آیت)، مَے (1 تیمتھیس 5 باب 23 آیت) اور مرہم، خاص طور پر "جلعاد میں روغنِ بلسان" (یرمیاہ 8 باب 22 آیت) کے استعمال کے بارے میں بات کرتی ہیں۔ پولس رسول نے اپنے کلسیوں کے نام خط کے 4 باب 14 آیت میں لوقا کا "پیارے طبیب" کے طور پر ذکر کیا ہے جو اعمال کی کتاب اور لوقا کی انجیل کا مصنف ہے۔

مرقس 5 باب 25- 30 آیات ایک ایسی عورت کی کہانی بیان کرتی ہیں جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا۔ گو کہ وہ بہت سے طبیبوں کے پاس گئی تھی اور اپنا سارا پیسہ بھی خرچ کر چکی تھی مگر طبیب اُسے شفا نہیں دے پائے تھے۔ جب اُس نے یسوع کے بارے میں سُنا تو اُس نے سوچا کہ اگر وہ یسوع کی پوشاک ہی چھو لے گی تو شفا پا جائے گی اور جب اُس نے یسوع کی پوشاک چھوئی تو اُس نے شفا پائی۔ ایک دفعہ یسوع نے فریسیوں کو اِس بات کا جواب

دیتے ہوئے کہ وہ گنہگاروں کے ساتھ وقت کیوں گزارتا ہے اُن سے کہا: "تندرستوں کو طبیب درکار نہیں بلکہ بیماروں کو" (متی 9 باب 12 آیت)۔
مندرجہ بالا آیات سے ہم مندرجہ ذیل اُصول اخذ کرسکتے ہیں:

اَ. ڈاکٹر یا طبیب خدا نہیں ہیں اور اُنہیں اِس نظر سے دیکھنا بھی نہیں چاہیے۔ بعض اوقات ہو سکتا ہے کہ وہ مددگار ثابت ہوں مگر ایسا وقت بھی آسکتا ہے جب وہ پیسہ نکلوانے کے سوا کچھ بھی نہ کریں گے۔

ب. کلامِ مقدس میں طبیبوں سے رجوع کرنے اور "دنیاوی" علاج معالجہ کروانے کی مذمت نہیں کی گئی۔ حقیقت میں بائبل میں بھی طبّی علاج معالجہ کو اچھی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

ج. کسی بھی جسمانی مشکل میں خدا کی مداخلت کی تلاش کی جانی چاہیے (یعقوب 4 باب 2 آیت؛ 5 باب 13 آیت)۔ اُس نے وعدہ نہیں کیا کہ وہ ہمیشہ ہماری مرضی کے مطابق ہی جواب دے گا (یسعیاہ 55 باب 8- 9 آیات)، لیکن ہمیں یہ یقین ضرور ہے کہ جو کچھ وہ کرتا ہے وہ محبت سے خالی نہیں ہوتا اور اِس طرح یہ ہمارے لیے بہت فائدہ مند ہے (145 زبور 8- 9 آیات)۔

پس، کیا مسیحیوں کو ڈاکٹروں کے پاس جانا چاہیے؟ خدا نے ہمیں ذہین مخلوق کے طور پر تخلیق کیا ہے اور ادویات تیار کرنے اور اپنے بدنوں کو تندرست رکھنے کے عمل کو سیکھنے کی صلاحیت دی ہے۔ لہٰذا اِس علم و صلاحیت کو طبّی شفایابی کے عمل میں استعمال کرنے میں کوئی غلط بات نہیں۔ ڈاکٹروں کو ہمارے لیے خدا کی طرف سے تحفے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے یعنی کہ وہ ایک ذریعہ ہیں جس کے وسیلہ سے خدا شفایابی اور بحالی کا انتظام کرتا ہے۔ اور اِسی اثناء میں ہمارا ایمان و بھروسہ ڈاکٹروں یا دوائیوں پر نہیں بلکہ صرف اور صرف خدا پر ہونا چاہیے۔ تمام مشکل فیصلوں میں ہمیں خداوند کی مرضی کو تلاش کرنا چاہیے جس نے ہم سے وعدہ کیا کہ جب ہم اُس سے مانگتے ہیں تو وہ ہمیں حکمت بخشتا ہے (یعقوب 1 باب 5 آیت)۔